ایک تحقیقی مقالہ
صوبہ سرحد کے مشاہیر علماء و مشائخ

جناب وحید الرحمٰن شاہ صاحب - ایم اے
صدر شعبۂ اسلامیات ۔ گورنمنٹ کالج پشاور

# حضرت اخوند محمد نسیمؒ باباصاحب اوچ شریف

سلسلۂ نقشبندیہ مجددیہ کی یہ نامور ہستی حضرت علامہ محمد نسیم صدیقی باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ (م ۔ ۱۰ر شعبان ۱۲۳۱ھ) بمطابق ۶ر جون ۱۸۱۶ء علاقہ دیر مالاکنڈ ایجنسی میں بمقام اوچ جنگڑ ئی باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں پیدا ہوئے ۔ آپ کے آبا ؤ اجداد بزرگان دین اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے یارِ غار خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد میں سے تھے ۔ جو فریضۂ حق ارشاد و تبلیغ کی ادائیگی کی خاطر عرب سے کابل (افغانستان) ہوتے ہوئے اوچ (دیر) تشریف لا چکے تھے ۔

آج سے تقریباً دو سو سال قبل آپ (باباصاحب محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ) نے تقریباً تیرہ سال کی عمر میں ہندوستان جاکر حضرت قاضی ثنا اللہ پانی پتی[1] رحمۃ اللہ علیہ (م ۔ ۱۲۲۵ھ مطابق ۱۸۱۰ء) اور دوسرے علماء کرام سے تحصیل علوم ظاہری کی ۔ پھر دہلی جاکر قدوۃ الاصفیاء حضرت حبیب اللہ مشہور بہ مظہر جان جاناں صاحب شہید[2] دہلوی (م ۔ ۱۰ر محرم الحرام ۱۱۹۵ھ) سے بیعت ہوئے ۔ تکمیل معارف باطنی اور استفادہ بارہ سالہ کے بعد ماذون و خلیفہ ہوئے ۔

---

۱؎ قاضی ثناء اللہ پانی پتی : قاضی صاحب شیخ جلال الدین کبیر کی اولاد سے ہیں ۔ جن کا سلسلۂ نسب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خلیفۂ ثالث سے جا ملتا ہے ۔ اٹھارہ سال کی عمر میں تمام علوم متداولہ پر عبور حاصل کر لیا تھا ۔ علوم عقلیہ و نقلیہ کا عالم متبحر اور فقہ اور اصول میں اس کو مجتہد کا درجہ حاصل تھا ۔ کتب حدیث کی سند حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ (م ۔ ۱۱۷۶ھ) سے حاصل کی ۔ حضرت میرزا مظہر جان جاناں رحمۃ اللہ علیہ آپکے پیر طریقت، حضرت محمد نسیمؒ شاگرد اور پیر بھائی تھے ۔ تیس سے زیادہ کتابوں کے مصنف ہیں ۔

۲؎ حضرت مظہر شہید دہلوی : آپ کے والد ماجد شاہ اورنگ زیب عالمگیر کے منصب دار اور خاص مصاحبوں
(باقی اگلے صفحہ پر)

رُخصت کے وقت علاوہ دیگر تشریفات و تبرکاتِ عالیہ نور محل بمقام اوچ شریف ضلع دیئے، جو بادشاہ وقت
سے من جملہ تبرکات موئے مبارک حضور سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وسلم (دو عدد) حضرت مرزا مظہر شہیدؒ کو حاصل ہو گئے تھے
بابا صاحب اوچ شریف حضرت محمد نسیمؒ کو مرحمت کر کے رُخصت فرمایا۔
تبرکاتِ عالیہ اور پانچ سو تک علوم نقلیہ و عقلیہ و تصوف وغیرہ کی کتابیں جو اکثر قلمی ہیں اونٹوں وغیرہ

---

(بقیہ حاشیہ) میں سے تھے۔ آپ کا اسم گرامی میرزا جان تھا۔ سلسلۂ نسب آپ کا بتوسط محمد حنفیہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ تک پہنچتا ہے۔ جس زمانے میں شاہ اورنگ زیب مرحوم علاقہ جات دکن میں مصروف تھے، حضرت میرزا جان صاحبؒ ترک منصب و ترک تعلقات کر کے اپنے خاندان سمیت دار الخلافہ اکبر آباد کی طرف متوجہ ہوئے۔ راستہ میں بمقام کالا باغ جو مالوہ کی حدود میں ہے قیام ہوا۔ جمعہ کی رات (گیارہ رمضان المبارک ۱۱۱۱ھ بمطابق ۱۲ جنوری ۱۷۰۰ء) کو حضرت شہید نور افزائے عالم ہوئے۔ جب شاہ عالمگیرؒ کو آپ کی پیدائش کی اطلاع پہنچی تو فرمایا کہ بیٹا باپ کی جان ہوتا ہے۔ چونکہ باپ کا نام مرزا جان ہے تو آپ کا نام جانِ جان ہم مقرر کرتے ہیں۔ اس تقریب سے یہ مبارک نام رکھا گیا جو بعد کو بوجہ آپ کے کمال حسن و جمال "جان جاناں" کے نام سے مشہور ہوئے۔ مظہر تخلص فرمایا۔ شمس الدین حبیب اللہ لقب ہوا۔ بادشاہ وقت کے ایک شیعہ وزیر نے اشارت پر جو آپ کے ساتھ بغض و عداوت رکھتا تھا، اس کے ملازم (جو ایک کینہ توز شیعہ تھا) نے رات کے وقت جبکہ آپ تہجد پڑھ رہے تھے، پستول کا فائر کر کے سینہ مبارک پر گولی لگائی۔ شدت زخم سے آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ہوش آنے پر قاتل کو فرمایا بھاگ جاؤ کہ کوئی گرفتار نہ کر لے۔ ساتویں محرم الحرام ۱۱۹۵ھ کی رات زخمی ہوئے۔ تین دن زندہ رہ کر دسویں رات عاشورہ کو اپنے جدِ امجد کے نقشِ قدم پر جامِ شہادت نوش فرما کر چوراسی سال کی عمر میں واصل بالرفیق الاعلیٰ ہوئے۔ جامع مسجد کی جنوبی جانب بازار سے متصل چتلی قبر حویلی حضرت بی بی صاحبہ میں خانقاہ و مسجد کے قریب بعد نماز جنازہ جو بڑے ہجوم و ازدہام اہلِ اسلام کی شرکت میں ادا ہوئی، مدفون ہو کر حاضرین کو اشکبار چھوڑ گئے۔ کسی نے حدیث شریف کی عبارت سے تاریخ وفات نکالی ؎

ہست حدیث و پیغمبر صلے اللہ علیہ الاکبر
عاش حمیدا مات شہیدا سال وفاتِ مرزا مظہر
۱۱۹۵ھ

کے ذریعے اوچ اپنے ساتھ لائے اور اس وقت سے خاندان نسیمی صدیقی میں جو صاحبزادگان کے ساتھ مشہور ہے ایک خاص مکان میں محفوظ و موجود ہیں۔

تقریباً ۱۲۰۰ھ بمطابق ۱۷۸۶ء میں حضرت اخوند محمد نسیم صدیقی صاحب مرحوم نے ہندوستان سے واپس آکر اپنا مشن جاری رکھا۔ آپ نے اپنی ہی زندگی میں ۱۲۱۱ھ بمطابق ۱۷۹۶ء میں آبائی گاؤں اوچ میں مسجد بنوائی اور اسی تاریخی مسجد میں آپ نے "مدرسہ دیر اوچ" کے نام سے درس و تدریس اور تصوف و طریقت سے مستقل طور پر کام شروع کیا۔ اسی وقت علاقہ دیر کے مقام اوچ کو سوات، چترال اور باجوڑ کو علوم اسلامیہ اور فارسی زبان کے یونیورسٹی کا مقام حاصل تھا۔ جس سے بے شمار تشنگان علوم ظاہری و باطنی نے اپنی پیاس بجھائی۔ جن میں سے مندرجہ ذیل علمائے کرام اور صوفیائے عظام خصوصی طور پر مشہور ہیں:۔

۱۔ **کوٹکی بابا صاحبؒ**: آپ حضرت سیدّ علی ترمذی معروف بہ پیر بابا صاحبؒ (م۔ ۹۹۱ھ) کے نواسے اور کوہ ٹیگرام کے رہنے والے تھے وہیں مدفون ہیں۔ ان کی اولاد بھی کوہ ٹیگرم میں آباد ہے۔

۲۔ **باباجی صاحب کالوماڼیؒ**: حضرت اخوند محمد نسیم صاحب بابا رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے غلام محمد صدیقی معروف بہ بابا صاحب کالومانی (دیر) آپ کے شاگرد و خلیفہ و مجاز تھے۔ مرقد کالومانی میں ہے۔ اولاد اوچ اور کالومانی دونوں جگہ آباد ہیں۔

۳۔ **بابا صاحب دیرؒ**: بابا صاحب اوچ کے شاگرد و خلیفہ مجاز تھے۔ دیر میں مزار شریف ہے۔ اولاد صاحبزادگان سے مشہور ہے۔ صاحبزادہ صفی اللہ سابق ایم این اے دیر ساکن صاحب آباد (دیر) ان کی اولاد میں سے ہیں۔

۴۔ **بابا صاحب میاں کلیؒ**: خاندان سادات کے چشم و چراغ تھے۔ بابا صاحبؒ کے خلیفہ مجاز تھے اور جندول (باجوڑ) میں مدفون ہیں۔

حضرت اخوند صاحب محمد نسیمؒ کے مندرجہ ذیل چھ فرزند ارجمند تھے:۔

(۱) صاحب زادہ غلام محمد صاحب المعروف بہ باباجی صاحب کالومانی (دیر)۔

(۲) صاحبزادہ غلام محی الدین صدیقی رحمۃ اللہ علیہ۔

(۳) بابا زادہ میر حسین صاحب المعروف بہ کوٹکی بابا صاحب۔

(۴) صاحب زادہ حضرت مرید احمد صاحب المعروف بہ گھڑے باباجی صاحب۔

(۵) صاحب زادہ زین العابدین صاحب المعروف بہ شیخ العرفار بابا صاحبؒ

(۶) صاحب زادہ فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ۔

آپ کی اولاد مُلک کے مختلف حصّوں میں آباد ہے۔ لوگ اُن کو بڑے عزّت و احترام کی نگاہ سے دیکھتے ہیں آپ کے خاندان میں بڑے بڑے علمار، فضلار گذر چکے تھے اور صاحبزادگان سے مشہور و معروف ہیں۔ صاحب زادہ مولانا نقیب[1] احمد صاحب اچوی (م۔ ۱۹۴۹ء بمطابق ۱۳۶۸ھ) جنہوں نے مختلف کتب پر پشتو اور فارسی میں حاشیے بطور شرح کے لکھے ہیں۔ اور پھر شائع بھی ہوئے۔

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد عزیز "مولانا عبدالعلی صاحب دہلوی" مرحوم کے شاگرد اور "حکیم محمد اجمل خان" کے شاگرد حضرت مولانا حکیم محمد امیر[2] آغا جان صاحب مرحوم (م۔ ۲ر رمضان ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۱ر اکتوبر ۱۹۷۲ء) جو رفیق حجاج، سفرنامہ حجاج اور یادگار آغا و گلدستۂ زیبا کے مصنف ہیں اور حضرت مولانا صاحب زادہ محمد حنیف اللہ مرحوم (م۔ ۱۳۹۷ھ مطابق ۱۹۷۷ء) ضلع خیرپور سندھ وغیرہ سب حضرات اسی خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔

## تبرّکاتِ عالیہ

رخصت کے وقت حضرت مظہر جانِ جاناں شہید دہلوی نے اپنے نامور خلیفہ مجاز حضرت اخوند محمد نسیم باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو تبرّکات عطا کر دیئے تھے اور جن کو آپ نے تقریباً ۱۲۰۰ھ کو بڑی احتیاط کے ساتھ دہلی سے اوچ (دیرہ) اونٹوں وغیرہ کے ذریعہ پہنچایا آج کل صاحبزادگان کے تعمیر کردہ ۱۳۰۰ھ کا نور محل دراحاطہ تاریخی مسجد اوچ (مدرسہ اوچ دیرہ) میں موسوم بہ "حضرات" موجود ہیں۔ زائرین بہ آسانی زیارت کر سکتے ہیں۔ دور دراز کے مسافر زائرین کے لیے وقت کی کوئی پابندی نہیں ہے۔ صاحب زادگان نہایت فراخ دلی اور خلوص و محبّت کے ساتھ خواہش مند حضرات کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ تبرّکات عالیہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

---

[1] اس وقت بھی مولانا بشیر احمد صاحب جو صوفی بزرگ ہیں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ کے فاضل ہیں مدرسہ مظہر الاسلام کے نام سے اوچ میں مدرسہ چلا رہے ہیں۔ مولانا فضل منان فاضل دارالعلوم حقانیہ، مولانا سید الشاہدین فاضل مظاہر العلوم سہارنپور، مولانا رقیب احمد فاضل دیوبند اور اس طرح کئی علمار اوچ میں مقیم ہیں۔

[2] صاحبزادہ حکیم محمد امیر آغا جان صاحب نے سند حدیث مدرسۃ الاسلام دہلی کے اساتذہ حضرت عبدالعلی صاحب اور مولانا احمد علی صاحب سے حاصل کی۔ اور طبیہ کالج دہلی سے حکیم محمد اجمل خان کے شاگرد رہے۔ اسی کالج سے فارغ ہو کر ۱۹۱۵ء کا سلور میڈل بھی حاصل کیا۔

**۱۔ اعظم التبرکات موئے مبارک سرور کائنات محمد صلے اللہ علیہ وسلّم** یہ دو عدد موئے مبارک ہیں ان کو ایک لیمپ نما شیشے میں محفوظ رکھا گیا ہے۔ ساتھ ہی ایک پرانا خط بطور سند کے رکھا گیا ہے جس کی نقل مندرجہ ذیل ہے:۔

دو عرضداشت کمترین فدویان قدم بوس درویشان فقیر حقیر اخوندزادہ عبد اللہ بجناب حضرت مشیخیت پناہ حقیقت آگاہ اخوندزادہ جیو۔ در انوقت کہ از دلی شریف روانہ شدہ بود۔ در راہ چنیں التماس شد کہ اللہ تعالےٰ اگر موئے مبارک را بخیر و عافیت بوطن اساندایں حقیر را بعداز چند مدّت بیک جزر از اشعار شریف بنوازند حضرت ایشان در جواب فرمودند کہ اگر اللہ تعالےٰ ما یا نزا۔ مع اشعار شریف بوطن اساند سوال شمارا بجا خواہم آورد فی الحال ہر کہ مرضی صاحب است حال د قمیہ مہربانی فرمایند ہذا المقصود و اگر فرمایند برادر را می فرستم یا خود بخدمت حاضر خواہم شد زیادہ بخیر باد"۔

**۲۔ حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی سبز کلاہ** ان نوادرات میں سات عدد کلاہ ہیں جن میں سے ایک سبز کلاہ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ (م۔ ۲۸ر صفر ۱۰۳۴ھ مطابق ۱۰ر دسمبر ۱۶۲۴ء) کی محفوظ ہے۔

۳۔ اس وقت کے سوٗلہ عدد قطعات غلاف حرمین الشریفین بھی محفوظ رکھے گئے ہیں۔

۴۔ حضرت مظہر جان جاناں شہید دہلوی کی شہادت کے وقت کے خوٗن آلودہ کپڑے بھی محفوظ ہیں۔ شہادت چونکہ ۶ر جنوری ۱۷۸۱ء (۱۰ر محرم ۱۱۹۵ھ) کو ہوئی تھی یعنی سخت سردی کے ایام تھے اس لیے میرزا صاحب روئی کا فرغل پہنے ہوئے تھے۔ بائیں طرف دل کے قریب وہ فرغل طمنچے کی ضرب سے خون آلودہ ہے اور اس وقت تہہ بھی ہے جس کے سامنے کے حصّے میں دو چھوٹے چھوٹے سوراخ ہیں۔ اور پچھلے حصّہ میں بڑے بڑے سوراخ جلے ہوئے اور خوٗن آلودہ ہیں۔ یہیں ایک پوٹلی میں وہ دھجیاں ہیں جن سے حضرت مظہر شہید کا خون پونچھا گیا ہے۔

۵۔ خانقاہ نور محل میں حضرت اخوند محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ کے کُرتے اور ٹوپیاں بھی موجود ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت بزرگوں کے مستعمل شدہ آئینہ۔ تسبیح کے دانے، روپیہ، لونگ، نخود اور نمک وغیرہ تبرکاً محفوظ رکھے گئے ہیں۔

**۶۔ مکتوبات** مولانا اخوند محمد نسیم رحمہ اللہ علیہ ہندوستان (دہلی) سے واپس آتے ہی اپنے ساتھ حضرت میرزا مظہر جان جاناں اور حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے

اور حضرت مظہرؒ کے نام ان کے احباب اور مریدین و متوسلین کے لکھے ہوئے دو سو مکتوبات بھی لائے تھے جو خانقاہ نسیمی صدیقی میں ابھی تک موجود ہیں ۔

ان میں حضرت مظہرؒ کے دس مکتوبات اور اُن کے خلیفہ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کے نو مکتوبات موجود ہیں ۔ حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کے نام ان کے احباب اور مریدین و متوسلین کے لکھے ہوئے مکتوبات بھی ایک بڑی تعداد میں موجود ہیں ۔ ان کی تعداد ۱۳۷ ہے ۔ علاوہ ازیں ۴۴ مکتوبات ایسے جو حضرت مظہرؒ کے احباب اور مریدین و متوسلین نے آپس میں ایک دوسرے کو تحریر کئے ہیں یا حضرت اخوند محمد نسیمؒ کے متوسلین نے تحریر کئے ہیں ۔

ان مکتوبات کو علمی حلقوں میں روشناس کرانے کی سعادت سب سے پہلے سندھ یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کے صدر (سابقہ) ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان کو حاصل ہوئی ۔ جنہوں نے رسالہ اردو کراچی میں اس سلسلہ کی دو قسطیں شائع کرائیں ۔ جولائی ۱۹۶۷ء کے شمارے میں حضرت مظہر رحمۃ اللہ علیہ کے چند غیر مطبوعہ مکتوبات پیش کئے اور ان مکتوبات تک رسائی کی کیفیت بھی درج کر دی گئی ۔ ہر رسالہ اردو کراچی کی دوسری اشاعت بابت اکتوبر ۱۹۶۷ء میں حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی کے مکتوبات پیش کئے گئے ۔

ان مکتوبات کے پہلی بار چھپنے کے بعد خاندان نسیمی اور خانقاہ نور محل (اوچ شریف) کے سجادہ نشین صاحب زادہ حکیم محمد میر آغا جان صاحب مرحوم (م ۔ ۲ ر رمضان المبارک ۱۳۹۲ھ مطابق ۱۲ ر اکتوبر ۱۹۷۲ء) نے خود اپنے دست مبارک سے باقی جملہ مکتوبات کو نقل کر کے ۱۹۶۹ء میں ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب کے پاس روانہ فرمایا ۔

ڈاکٹر صاحب نے سلسلہ مظہریہ کے ان دو سو مکتوبات کے مجموعے کو محترم و مشفق استاذ مولانا پروفیسر ڈاکٹر صغیر الدین صاحب شعبہ اسلامک کلچر سندھ یونیورسٹی ، پروفیسر ایاز الدین اور ڈاکٹر جناب نجم الاسلام کی رفاقت میں از سر نو ترتیب دے کر "لوایح خانقاہِ مظہریہ" یعنی مکتوبات مدرسہ دیر ۱۹۷۲ء (بمطابق ۱۳۹۲ھ) "افریشیا پرنٹنگ پریس" ناظم آباد کراچی نمبر ۱۸ سے چھپوایا ہے ۔

یہ مکتوبات باب مظہرؒ کے ۱۷۲ مکتوبات اور باب نسیمؒ کے ۲۸ مکتوبات پر مشتمل ہیں ۔ باب مظہر کے مکتوبات میں چار مکتوب حضرت مظہر کے بنام قاضی ثناء اللہ پانی پتی ، اخوند محمد نسیم رحمۃ اللہ علیہ ، میر عبد الہادی اور شیخ صاحب کے ہیں ۔ اسی باب میں بنام حضرت مظہر کے اہم مکتوبات ہیں اور متوسلین

حضرتِ مظہر فیمابینھم ۱۲ مکتوبات ہیں۔

دُوسرے باب نسیم میں قاضی ثناء اللہ پانی پتی بنام اخوند محمد نسیمؒ، مکتوب اہلیہ حضرت مظہرؒ بنام اخوند محمد نسیم۔ مکتوب والدہ ماجدہ حضرت محمد نسیم بنام حضرت محمد نسیمؒ، مکتوبات احباب و مریدین کل ۲۸ عدد مکتوبات باترتیب دیئے گئے ہیں۔

مکتوبات مدرسہ دبیر میں عکس مکتوب نمبر ۲ حضرت مرزا مظہر جان جاناں بنام اخوندزادہ محمد نسیمؒ اور عکس مکتوب نمبر ۶،۷،۱ از قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ بنام اخوند ملا محمد نسیم صاحبؒ بھی دیئے گئے ہیں۔ جن سے مذکورہ بزرگانِ دین کے رسم و خط اسلوب بیان کا اندازہ بخوبی ہوتا ہے۔

۶۔ خط و کتابت کے وقت حضرت اخوند محمد نسیم بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو مہریں استعمال کیا کرتے تھے وہ مہریں اگرچہ اس وقت خانقاہ نورمحل میں موجود و محفوظ نہیں ہیں۔ البتہ چند ایک کلمی کُتب پر اُن کے چسپاں شُدہ نشانات دریافت ہو چکے ہیں۔ جن کے قریب اسی صفحہ پر بابا نسیم رحمۃ اللہ علیہ کے پڑپوتے حضرت محمد امیر آغا جان صاحب مرحوم نے ۱۲ رشوال ۱۳۸۷ھ کو انہیں الفاظ کی اپنے قلم سے نشاندہی کی ہے۔ ایک مہر کے الفاظ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بر آمدز باغ محمد نسیم" ہے اور دوسرے کے الفاظ "زلطف عزیز الحکیم بر آمدز باغ محمد نسیم" ہیں۔

# خانقاہ نُورمحل کی قلمی کتابیں

حضرت اخوند محمد نسیم بابا صاحبؒ دہلی (ہندوستان) سے اپنے ساتھ جو کتب اوچ (دبیر) لے آئے تھے روایات کے مطابق پانچ سو بتائی جاتی ہیں۔ جو مُدّت تک دوسرے نوادرات کے ساتھ ایک خاص مکان میں محفوظ تھیں۔ مرورِ زمانہ سے مکان مذکورہ خستہ و خراب ہُوا۔ بلحاظ استفادۂ عام و زیارت خواص و عوام حضرت اخوند محمد نسیمؒ کی بنوائی ہوئی تاریخی مسجد میں جدید مکان جو نورمحل کے نام سے مشہور ہے، تیار ہو کر تبرکات والے پُرانے مکان سے اس میں منتقل ہوئے۔ جو ابھی تک محفوظ اور موجود ہیں۔ لیکن مذکورہ کتب کی تعداد اب پانچ سو سے کم ہو کر تقریباً ڈیڑھ سو تک رہ گئی ہے۔ جو اکثر فقہ، تصوّف اور نحو و صرف اور منطق کے علوم پر مشتمل ہیں۔ ان میں اکثر کتابیں اذاوّل و آخر ناقص ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اکثر کتابوں کے نام بھی معلوم نہیں ہو سکے۔ صاحب زادہ محمد میر آغا جانؒ نے ان کتابوں کی ترتیب اور جلد بندی کی ہے اور مجہول الاسماء کتب پر ان کتب کے

علوم سے متعلق نام لکھ ڈالے ہیں۔ بعض کتابوں کے متعدد نسخے ہیں۔ ذیل میں خانقاہ کی کتابوں کی فہرست علمی حلقوں سے روشناس کرانے کی خاطر پیش کی جاتی ہے۔

**قرآن و تفسیر**

(۱) قرآن مجید کی قلمی۔ جس کی کتابت نصرالدین ابن محمد قاسم ابن محمد خورشید ابن شیخ عبداللطیف نے کی ہے۔ ابتدائی چار صفحات ناقص ہیں۔ لہٰذا ترتیب کی خاطر مطبوعہ صفحات شامل کئے گئے ہیں۔

(۲) سورت ہائے کلام اللہ کلمی۔

(۳) رسالہ تجوید القرآن، ساتھ ہی خلاصہ کنز الدقائق بھی شامل ہے۔ دونوں قلمی دریک جلد۔

(۴) سورت ہائے متفرقہ قلمی۔

(۵) دقائق فیما یتعلق بذکر الجہر وغیرہ عربی قلمی و مجموعہ کنوز السعادۃ، فارسی، تصوف، جامع الفوائد عربی، قلمی۔

**حدیث مبارک**

(۱) بخاری شریف جزء رابع۔ (۲) بخاری شریف دوسری جلد، دونوں قلمی ہیں۔ اور دونوں کے صفحات کے چاروں طرف کی لکیریں سنہری ہیں۔

(۳) شرح بیضاوی قلمی (۴) حصن حصین قلمی (۵) شمائل النبوس قلمی (۶) حدیث قلمی۔

(۷) مجموعہ نخبۃ الفکر، فتوحات مکیہ، بحر الغرائب، کتاب اصول الفقہ، ایک ہی مجموعہ میں مجلد ہیں۔

(۸) مجموعہ حدیث و قرأت فارسی قلمی۔ (۹) حدیث، وعظ طریقۂ محمدیہ عربی قلمی۔

**فقہ**

کنز الدقائق جس کے آخر میں لکھا ہے "تمت ہذہ النسخۃ الشریفۃ المسماہ بکنز الدقائق فی وقت الظہر بدست الفقیر عبدالرحمٰن عفی عنہ۔

(۲) مجموعہ مسائل شرح وقایہ تصوف عقائد۔ (۳) مسائل مصابیح القلوب ایمان عطائی مباحثۃ النفس فارسی، قلمی۔ (۴) رشید البیان قلمی پشتو۔ (۵) مسائل مفیدہ قلمی، فارسی۔ (۶) عربی، قلمی۔ (۷) شرح وقایہ۔ از اول ناقص۔ (۸) خستہ عربی کتاب فقہ۔

(۹) شرح " چپی بمع شرح وقایہ قلمی۔ (۱۰) کتاب مہمات المسلمین درعلم فقہ۔ کاتب محمد یعقوب بن محمد اسحاق ساکن قصبۂ نواجہ۔ (۱۱) کتاب الفقہ عربی، قلمی۔ (۱۲) ہدایہ قلمی۔

(۱۳) کتاب الفقہ عربی، قلمی۔ (۱۴) شرح منیۃ المصلی عربی قلمی۔ مدینہ منورہ میں لکھا گیا ہے۔

(۱۵) کتاب الفقہ عربی قلمی از اول و آخر ناقص۔ (۱۶) کتاب الفقہ قلمی۔ (۱۷) مسئلہائے امتحانیہ فقہیہ وغیرہ۔ شمائل نبوی کتاب النحو تینوں ایک ہی جگہ مجلد ہیں۔ (۱۸) کتاب الفقہ عربی قلمی

(۱۹) شرح کنز الدقائق، قلمی ۔ (۲۰) اصول فقہ عربی قلمی ۔ (۲۱) کتاب فقہ قلمی (۲۲) مجموعہ رسائل فقہ میراث وغیرہ، فارسی قلمی ۔ (۲۳) کتاب الفقہ قلمی، عربی (۲۴) کتاب الفقہ، قلمی فارسی ۔ (۲۵) تجہیز المیت، نصیحت نامہ قادری مسدس، (۲۶) شرح الحافظۃ لاصول للحسامی، میراث، کتاب الفرائض از اول و آخر ناقص ۔ سراجی کتاب الفرائض ۔

**تصوف** رسالۂ شرح غوثیہ ۔ رسالہ ہذا کا ایک قلمی نسخہ جو آخر سے ناقص ہے۔ اسلامیہ کالج پشاور کی لائبریری میں موجود ہے۔ لیکن شارح "ولی سلوک" ہے اور خانقاہ کے رسالہ کا شارح عبدالہادی بن محمد معصوم ہے۔ ساتھ ہی دوسرا رسالہ منتقی بھی مجلد ہے۔ رسالہ غوثیہ کا ایک نسخہ بروکلمن کے مطابق کتب خانہ سکندریہ میں ہے اور تذکرہ ہند میں ہے کہ اس پر عبداللہ شطاری (م ۔ ۱۰۰۲ھ) نے شرح لکھی ہے۔

(۲) قصیدہ بردہ قلمی ۔ (۳) تصوف و نحو ۔ مجموعہ رسائل تصوف شرح سید السند قلمی، عربی ۔ (۴) نفحات الانس فی طبقات الصوفیہ ۔ فارسی، قلمی ۔ کتاب کے آخری صفحہ پر تاریخ کتاب و کاتب لکھا گیا ہے کہ " این کتاب نفحات در پشاور نویسانندہ محمد رحیم بیک ولد نیاز بیک فاران در صوبہ دار سے فاخر خان کہ نوکر بود در باشاہ محمد شاہ بادشاہ ۱۱۰۹ھ "

(۵) کتاب التصوف فارسی قلمی ۔ از اول و آخر ناقص ۔ (۶) شرح قصیدہ بردہ، مناجات الناری، اسناد و عالی گنج العرش ۔ ادعیہ و خواص کلمات طیبہ آخر میں مہر خواجہ خان الناری چپان ہے ۔

(۷) کتاب التصوف ۔ منثور و منظوم فارسی قلمی ۔ (۸) تصوف فارسی، قلمی مکتوبہ ۲۶ رذی القعدہ ۱۰۶۳ھ ۔ (۹) کتاب التصوف از اول و آخر ناقص ۔ (۱۰) مثنوی رومی، قلمی ۔ (۱۱) شرح قصیدہ بردہ قلمی ۔ (۱۲) کتاب التصرف من مذھب التصوف عربی قلمی ۔ (۱۳) رسائل تصوف فارسی قلمی ۔ (۱۴) کتاب التصوف ۔ (۱۵) مجموعہ تصوف وغیرہ ۔ (۱۶) مکتوبات معصومیہ موسومہ بہ بوسیلۃ السعادت ۔ (۱۷) جامع الفوائد (۱۸) کتاب التصوف ۔ (۱۹) شرح قصیدہ بردہ فارسی قلمی ۔ (۲۰) شرح امالی، تذکرۃ المذاہب مسائل ۔ جواہر الفرائض شرح قصیدہ کعب زہیر ۔

**علم صرف و نحو منطق** (۱) شرح ملا جامی عربی قلمی ۔ (۲) کتاب النحو، قلمی عربی ۔ (۳) شرح میزان المنطق ۔ (۴) ایساغوجی در رسائل منطق ۔ (۵) کتاب النحو، قلمی ۔

(۶) حاشیہ عبدالغفور عربی قلمی ۔ (۷) شرح ایساغوجی (۸) بدیع المیزان عربی قلمی (۹) کتاب الصرف ۲ عدد قلمی ۔ (۱۰) رسالہ ملازہ علم نحو ۔ (۱۱) منطق حاشیہ عماد عربی قلمی ۔

# متفرقات

(۱) کتاب الریاضی قلمی، از اوّل و آخر ناقص۔ (۲) ادب فارسی، متفرقات قلمی۔ (۳) وعظ مسائل راحۃ القلوب فارسی قلمی۔ (۴) تمہید توحید الوسالم الشکور عربی قلمی دو عدد (۵) شرح عقائد عضدیہ عربی قلمی۔ از محمد بن اسعد الصدیق۔ (۶) تاریخ اسلام قلمی فارسی۔ (۷) کتاب اخلاق قلمی۔ (۸) لغت عربی و فارسی قلمی از اول و آخر ناقص۔ (۹) تعلیم المتعلم عربی قلمی۔ (۱۰) صراح عربی قلمی۔ (۱۱) تحفۃ العراقیین قلمی ادب فارسی۔ (۱۲) عدود العلوم عربی قلمی۔ (۱۳) وعظ کنایہ شعبی۔ (۱۴) شرح عقائد نسفی، عربی، قلمی۔ (۱۵) کتاب عقائد، عربی، قلمی۔ (۱۶) کتاب الکلام۔ (۱۷) نظم متفرق پشتو۔ (۱۸) انشار فارسی قلمی۔

## قطعہ تاریخ برائے سنگِ بنیاد نُور محل

| | |
|---|---|
| تبرکات ز پیرانِ نقشبندیہ ببیں ! | چہ شان و شوکت ایمان فزائے نور محل |
| نوادرات ہم از دست میرزا مظہرؒ | فزوں کنند بحقیقت صفائے نُور محل |
| دو شنبہ بود، ہم از رجب بفضل الٰہ | کہ نصب شد ہمہ سنگ بنائے نُور محل |
| حقیقتے ہمہ گوید حنیفؔ در تاریخ | محیط سایۂ یزدان صیائے نُور محل |

۱۳۷۰ھ

## ماخذ مقالہ

مقالہ نگار بغرض مطالعۂ خانقاہ اخوند محمد نسیم بابا صاحب رحمہ اللہ علیہ الموسوم بہ خانقاہ نور محل اوچ (دیر) کے بوساطت و بہ معرفت پروفیسر قاضی فضل معبود صاحب الازہری صدر شعبۂ عربی، پشاور یونیورسٹی ساکن اوچ دیر کے دو مرتبہ حاضر ہوا۔ صاحب زادگان نے نہایت فراخ دلی اور شائستگی سے خانقاہ کے مطالعہ کا موقع فراہم کیا۔ حضرت اخوند محمد نسیم بابا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق جو معتبر اور ثقہ مواد پرزوں کی شکل میں ہاتھ آیا ہے۔ قارئین ماہنامہ "الحق" دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک کے لیے جمع کر کے اپنی تحقیق کے مطابق مقالہ ہذا مرتب کیا۔ فہرست ماخذ مقالہ مندرجہ ذیل ہے :۔

۱ - راقم الحروف کے خط کا جوابی مراسلہ بتاریخ ۱۴ر نومبر ۱۹۷۷ء منجانب ڈاکٹر صاحب زادہ جمیل احمد صاحب مسند نشین خانقاہ نورمحل مدرسہ ڈیرہ ابن صاحب زادہ محمد میر آغا جان صاحب مرحوم ابن قطب علی صاحب مرحوم ابن لطیف اللہ صاحب مرحوم ابن غلام محمد مرحوم ابن حضرت اخوند محمد نسیم باباصاحب اوچ۔

۲ - فہرست تبرکات عالیہ کہ بذریعہ باباصاحب رحمۃ اللہ علیہ مہیا شدہ اند بتاریخ دوازدہم ماہ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ مطابق فروری شب جمعہ ۱۹۲۹ء از دربار نورمحل واقع مسجد منتقل گشتند۔

۳ - حالات تبرکات عالیہ نورمحل مرتبہ حضرت مولانا حکیم صاحب زادہ محمد امیر آغا جان صاحب مرحوم۔ سجادہ نشین۔

۴ - یادگار آغا دگلدستۂ زیبا، قلمی از صاحب زادہ محمد امیر آغا جان مرحوم۔

۵ - اصل خط معتقد یکہ بہ باباصاحب اوچ رحمۃ اللہ علیہ نوشتہ بہ ذکر موئے مبارک مشتمل است۔

(۶) سوانح خانقاہ مظہریہ، یعنی مکتوبات مدرسہ ڈیرہ مرتبہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب۔

(۷) لباب المعارف، مکتبہ دارالعلوم اسلامیہ کالج پشاور۔ مرتبہ مولانا عبدالرحیم صاحب مرحوم۔

(۸) کتبہ ستون مسجد اخوند محمد نسیم باباصاحب مرحوم۔

(۹) کتبہ مزار اخوند محمد نسیم باباصاحب مرحوم۔

(۱۰) کتبہ مرقد حکیم محمد میر آغا جان صاحب مرحوم۔

(۱۱) قلمی کتب از حضرات خانقاہ نورمحل مدرسہ ڈیرہ اوچ۔

(۱۲) رود کوثر۔ ڈاکٹر شیخ محمد اکرام

---

ماہنامہ صدائے اسلام پشاور

ادارت مولانا اشرف علی قریشی

ناموافق حالات کی وجہ سے اس کی اشاعت میں تسلسل قائم نہ رہ سکا نہ معیار برقرار رکھا جاسکا اب انشاء اللہ اپریل ۱۹۷۰ء سے صدائے اسلام اپنے نئے دور میں داخل ہوکر آفسٹ پر شائع ہوگا۔

سالانہ چندہ پندرہ روپے

ماہنامہ صدائے اسلام جامعہ اشرفیہ عیدگاہ روڈ پشاور